اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۷ء:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں:

جلد ۱ | ۱۲ اخاء ۱۳۲۶ ہش | ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ | ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۲۴

مسلم پناہ گزینوں کو جلد نکالا جائے

ہوں کہ یہ
سے کری

الفضل کی کسی گزشتہ اشاعت میں اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ جتنی جلد ممکن ہو مسلم پناہ گزینوں کو مشرقی پنجاب سے نکالنے کی کوشش کی جائے۔ اس وقت مشرقی پنجاب کے مختلف کیمپوں میں جن میں سے اکثر غیر منظور شدہ کیمپ ہیں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد بڑی سڑ رہی ہے۔ یہ تعداد مغربی پنجاب کے غیر مسلم پناہ گزینوں کی تعداد سے کسی طرح دوگنی سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان نے ابھی تک اس نہایت اہم مسئلہ کی طرف غور نہیں کیا۔ اس کے برخلاف ہندوستانی حکومت نے غیر مسلم پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب سے نکالنے کے لئے زیادہ تیزی سے کام شروع کر دیا ہے۔ اور اس نے اپنی پوری توجہ اس مسئلہ کی طرف مبذول کر دی ہے۔ اور اس مہم شروع کر دی ہے۔ حکومت ہندوستان کے ارادے اس سے صاف ظاہر ہیں۔ ان کا منشا ہے کہ جہاں تک ہو سکے غیر مسلم پناہ گزینوں کو مغربی پنجاب سے اس سے پہلے پہلے نکال لیا جائے۔ کہ مشرقی پنجاب کے مسلم پناہ گزین نکل سکیں۔ ایک تو کیمپوں میں جو مسلمانوں کی تعداد ہی بہت زیادہ ہے۔ اور دوسرے ان کو نکالنے کی رفتار بھی سست ہے۔ اس کا صاف نتیجہ تو یہی ہوگا کہ غیر مسلم تو ہندوستان میں تمام کے تمام پہنچ جائیں گے۔ مگر مسلمانوں کی بہت سی تعداد غیر مسلموں میں پھنسی رہے گی۔ سردار پٹیل اور دیگر زعماء کے اعلانات کہ وہ کچھ عرصہ تک چاہتے ہیں کہ امن کی فضا قائم رہے مسلمانوں کے فوائد کے مدنظر نہیں بلکہ وہ امن و صلح صرف اس لئے چاہتے ہیں۔ کہ اتنے عرصہ میں ان کا کام تو بن جائیگا اور وہ اپنے لوگوں کو پاکستان سے لے جائیں گے۔ اور جب یہ خدشہ مٹ جائیگا۔ تو پھر باقی ماندہ مسلمان پناہ گزینوں سے جیسا سلوک چاہیں گے کرینگے۔

اس کے علاوہ آگے سردی کا موسم آ رہا ہے۔ اور پناہ گزین کیمپوں میں اسطرح پڑے ہوئے ہیں کہ کہا جا سکتا ہے کہ آسمان کا سایہ بھی ان کو نصیب نہیں۔ کچھ مسلمان زیادہ تر ویسے ہی غریب ہوتے ہیں۔ دوسرے ان کا تمام اسباب وغیرہ لوٹ لیا گیا ہے۔ اور لاکھوں لاکھ مرد عورتیں بچے تقریباً عریانی کی حالت میں دن کاٹ رہے ہیں۔ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مشرقی پنجاب کے مسلمان پناہ گزینوں کو خوراک بالکل نہیں مل رہی اور ہزاروں لوگ صرف بھوک کی نذر ہو رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اور بھی ضروری ہے۔ کہ ان مصیبت زدوں کو جلد از جلد نکال لایا جائے۔ اور اس کوفت تکان اور اعصابی دباؤ سے محفوظ کر دیا جائے جو کئی ہفتوں کی بے آرام اور پُر اضطراب زندگی کی وجہ سے ان پر پڑ رہا ہے۔

ہمارے خیال میں جیسا کہ ہم پہلے بھی ان کالموں میں ظاہر کر چکے ہیں۔ دونوں طرف کے پناہ گزینوں کے متعلق دونوں حکومتوں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اس قسم کا سمجھوتہ ہونا چاہیئے کہ ایک معین تاریخ تک دونوں طرف کے پناہ گزین اپنی اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائیں۔ ایک خاص تعداد کے مقابل ایک خاص تعداد کا طریقہ کسی طرح خطرے سے خالی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ نسبتی طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ یعنی اتنے فیصدی ایک طرف سے اور اتنے فیصدی دوسری طرف سے ایک وقت میں منتقل ہوں۔ چونکہ مسلمان پناہ گزینوں کی تعداد دوگنی ہے۔ اس لئے ایک وقت میں ایک تبادلہ میں ان کی تعداد دوگنی ہونی چاہیئے۔ یہاں تک کہ ایک ہی معین تاریخ کو دونوں علاقے پناہ گزینوں سے خالی ہو جائیں۔

اگر اس طرح نہ کیا گیا تو ہمیں مسلمان پناہ گزینوں کی ایک بہت بڑی تعداد سے ہاتھ دھو لینا چاہیئے۔ اور ہم ان کی جانوں کے لئے قیامت کو نہ صرف داور محشر کے حضور میں جوابدہ ہوں گے۔ بلکہ پاکستان کو دنیا میں بھی سخت نقصان ہوگا۔ کیونکہ کیا پتہ ہے کہ وہ مسلمان جو ہماری سستی اور لاپرواہی سے اس طرح صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔ ان میں کتنے ایسے ہونگے۔ جو پاکستان کی آئندہ تعمیر میں بہترین معماروں کا کام دے سکتے۔

ہم قادیان نہیں چھوڑنا چاہتے

قادیان میں جو کچھ چیرہ دستی ہو رہی ہے۔ اور جو کچھ مقامی افسر وہاں کر رہے ہیں۔ اسکو دیکھا جائے۔ اور ان شاندار تقریروں اور بیانوں پر نظر دوڑائی جائے۔ جو گاندھی جی پنڈت نہرو۔ سردار پٹیل اور حکومت ہندوستان کے دیگر زعماء دیتے چلے جاتے ہیں۔ پھر ان مشترکہ کانفرنسوں کے فیصلوں پر غور کیا جائے۔ جو ہندوستان اور پاکستان کے ارباب حل و عقد سر جوڑ جوڑ کر رہے ہیں۔ اور پھر ان وعدوں کا خیال کیا جائے۔ جو قادیان کی حفاظت کے خاص طور پر مشرقی اور مغربی پنجاب کے بڑے بڑے حکام نے کئے تھے اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور نہیں تھکتے ان سب باتوں پر جب ہم غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ ہندوستانیوں کے دلوں سے ہمدردی کے جذبہ کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ جو مسلمان ہندوستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ ان کو رہنے دیا جائے گا۔ ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائیگی۔ ان کو کسی طرح کا گزند نہیں پہنچنے دیا جائیگا۔ لیکن عمل یہ ہے۔ کہ اگرچہ جماعت احمدیہ ہر ذریعہ سے حکومت ہندوستان پر واضح کر چکی ہے۔ کہ وہ قادیان کو کسی قیمت پر نہیں چھوڑنا چاہتی۔ اس کا مسلمہ اصول ہے کہ قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف یہی نہیں کہ بغاوت نہ کی جائے۔ بلکہ اس کے استحکام اور قیام میں اپنی وسعت اور توفیق کے مطابق پوری پوری کوشش کی جائے۔ پھر قادیان کے ہندوستان میں آنے کے اعلان کے دن سے بار بار اس بات کا اعادہ تحریراً اور زبانی گفتگوؤں میں کیا جا چکا ہے۔ اخباروں میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور کوئی ذریعہ ایسا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے شائع کی

نہیں چھوڑا گیا۔ جو اس نے اس بات کو واضح کرنے کے لئے اختیار نہ کیا ہو۔ حکومت ہندوستان اور مشرقی پنجاب کے تمام علماء اور ادنے احکام اس حقیقت سے اچھی طرح واقف کرا دیئے گئے ہیں۔ لیکن ان تمام احتیاطوں کے باوجود قادیان میں مسلمانوں پر روز بروز نئی سے نئی آفتیں برپا کی جا رہی ہیں۔ مقامی حکام نے بلا وجہ کرفیو لگا کر اور سکھوں کو عمداً بلا کر مسلمانوں کے مکانوں پر قبضے کر لئے ہیں۔ اور سینکڑوں احمدیوں کو شہید کرا لیا ہے۔

الغرض ایسا رویہ اختیار کیا جا رہا ہے کہ مسلمان تنگ آ کر قادیان سے نکل جائیں۔ اس غرض کے حصول کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا۔ گھر سے بے گھر کر دیا گیا ہے۔ مال و متاع لوٹ لیا گیا ہے سینکڑوں مسلمانوں کو بے گناہ گولی کا نشانہ بنا دیا گیا ہے۔ اور حملہ آور سکھوں کی دیدہ دانستہ مدد کی گئی ہے۔ کالج کی عمارت کو سکھ نیشنل کالج کے حوالے کر دیا گیا ہے ؛

کیا ہم حکومت ہندوستان سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اگر قادیان میں فوج اس لئے رکھی گئی ہے۔ کہ وہاں بدنظمی یا فساد نہ ہو۔ تو یہ سکھ وہاں کس طرح پہنچ گئے ہیں۔ فوج نے ان کو روکنے کے لئے کیا کیا قدم اٹھایا ہے۔ اور کس بناء پر کالج کی عمارت پر سکھوں کا قبضہ کرا دیا گیا ہے۔ کیا یہ سکھ قادیان کے رہنے والے ہیں۔ جن کو مسلمانوں سے بچانے کے لئے فوج وہاں انتظامیہ کارروائیاں کر رہی ہے۔ پھر نور ہسپتال پر قبضہ کر کے وہاں سے مسلمان مریضوں اور زخمیوں کو کس نے نکالا ہے۔ مسلمانوں کے مکانوں پر جن سکھوں نے قبضے کر لئے ہیں۔ کس استحقاق سے یہ قبضے ہونے دیئے گئے ہیں۔ اگر مقامی حکام کے علی الرغم یہ قبضے ہوئے ہیں۔ اور لوٹ مار کی گئی ہے۔ تو آخر ان مقامی حکام کو کس لئے وہاں رکھا گیا ہے۔ اور وہ کیوں ان باہر سے آنے والے سکھوں کو جو صریح طور پر خلاف قانون اور حکومت ہندوستان کی بظاہر خلاف منشا بدعنوانیاں کر رہے ہیں۔ وہاں سے نکالا نہیں جاتا۔ اور "جو مسلمان ہندوستان میں رہنا چاہیں۔ ان کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی" کے اصول کے مطابق کیوں مسلمانوں کے مکان ان زیادتی کرنے والے سکھوں سے واپس لے کر نہیں دیئے جاتے۔ کالج اور ہسپتال کیوں واپس نہیں کئے جاتے۔ کیوں ان پر قبضہ مخالفانہ کر رکھا ہے۔

ہم نے پہلے بھی ہر ذریعہ سے حکومت ہندوستان پر واضح کر دیا ہے۔ کہ ہم کسی قیمت پر قادیان کو خالی نہیں کرنا چاہتے۔ ہم حکومت ہندوستان کے وفادار شہری ہیں اور وفادار شہری رہیں گے۔ ہمارا یہ فیصلہ دکھاوے کے لئے نہیں۔ اور نہ اس میں کسی قسم کی ابن الوقتی کا شائبہ ہے۔ ہماری گذشتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ ہم نے حکومت وقت کی وفاداری کا اصول دنیا جہان کی مخالفت کے باوجود ہمیشہ قائم رکھا ہے۔ ہم نے اس اصول کے قیام کی خاطر اپنوں اور بیگانوں کے نہ صرف طعنے برداشت کئے ہیں بلکہ سخت سے سخت مصائب کا مقابلہ کیا ہے اور ہم اس اصول کے لئے آئندہ بھی مصائب اٹھانے سے پہلو تہی نہیں کریں گے۔ کیونکہ یہ اصول ہمارا جزو ایمان ہے۔ کیونکہ ہم اس اصول کو نہ صرف جائز سمجھتے ہیں۔ بلکہ دنیا میں قیام امن کے لئے اشد ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے جیسا کہ ہم ان کالموں میں پہلے بھی اظہار کر چکے ہیں۔ "قادیان کا معاملہ" حکومت ہندوستان کا امتحان ہے۔ یہ ایک ایسا واضح اور بدیہی معاملہ ہے۔ کہ اس معاملے کو کوئی دنیا کی نظر سے اوجھل نہیں کر سکتی۔ حکومت ہند کا تمام دنیا کے سامنے اس کے اس ادعا کے متعلق امتحان ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نہیں نکالنا چاہتی۔ اور مسلمان وفادار شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرنا چاہتی ہے۔ دوسرے شہروں کے دوسرے مسلمانوں کے متعلق وہ کہہ سکتی ہے کہ وہ خود چلے گئے ہیں۔ یا وہ وفادار شہری بنکر نہیں رہنا چاہتے تھے۔ مگر قادیان اور اس کے رہنے والوں کے متعلق وہ یہ نہیں کہہ سکتی۔ کیونکہ دنیا میں کوئی انسان اس کے اس عذر کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔ ہاں یہ اتنی واضح بات ہے کہ کوئی ماننے کو تیار نہیں ہو گا۔

ہم آج پھر ایک دفعہ اعلان کرتے ہیں کہ احمدیہ جماعت اپنے جان و مال و اولاد سے پیارے مقدس قادیان کی ایک چپہ زمین کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتی۔ اور ساتھ ہی حکومت وقت کا وفادار شہری بنکر رہنا چاہتی ہے، ہم قادیان کو کیوں چھوڑنا نہیں چاہتے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ ہندوستان میں یہ ہمارا سب سے زیادہ مقدس مقام ہے۔ اس کے ذرہ ذرہ پر احمدیت کی تاریخ ثبت ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ ہمارے پیشوا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مولد و مسکن ہے۔ اس کا کونہ کونہ ہمارے عقیدے میں شعائر اللہ ہے۔ اس لئے ہم اس کو اپنی جان اپنے مال اپنی اولاد اور دنیا کی تمام دولت تمام خزانوں سے زیادہ عزیز جانتے ہیں۔ ہم اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار ہر تیار بیٹھے ہیں۔ اگر دنیا سے سب احمدی ختم ہو جائیں۔ اور صرف ایک احمدی رہ جائے۔ خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ کا رہنے والا ہو۔ وہ بھی اس کی حفاظت میں اپنا سب کچھ قربان کر دے گا۔ اور اگر وہ دشمنوں کے قبضہ میں چلا گیا ہو گا۔ تو اس کو واپس لینے کی کوشش کرے گا۔

انشاء اللہ

ہر مسلمان سے کہنے والی ایک ضروری بات

از جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

موجودہ مصائب کے وقت میں مسلمانوں کے لئے لازم تھا کہ وہ ہر دنیوی تدبیر سے پہلے خدا تعالےٰ کے آستانہ پر گر جاتے۔ اور اس احکم الحاکمین کے حضور گڑگڑا کر اور رو رو کر دعائیں کرتے۔ کہ وہ ان مصیبتوں کو جو خود ہماری شامت اعمال سے ہم پر آئی ہیں۔ اپنے فضل سے دور فرما دے۔ ان کا ہر بچہ بوڑھا۔ جوان۔ عورت۔ مرد۔ نہایت زاری اور رقت قلب کے ساتھ اپنے پیارے خدا سے اس مصیبت عظمےٰ کو ٹلنے کے لئے التجا کرتا۔ مگر ہوا یہ کہ مسلمانوں نے عورتوں کی طرح رونا چیخنا۔ چلانا شروع کر دیا۔ اتنا شور مچایا کہ خدا کی پناہ۔ ہم لٹ گئے ہم مارے گئے۔ ہمارے ساتھ یہ بدسلوکی ہوئی۔ ہم پر یہ ظلم ہوا اخباروں میں دھواں دھار مضامین لکھے جا رہے ہیں کہ ہائے مسلمان تباہ ہو گئے۔ ان کے کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ انگلستان آئے اور ہماری مدد کرے۔ امریکہ دوڑے اور ہمیں بچائے۔ غرض شکائتوں اور التجاؤں کا ایک سیلاب امڈا چلا آ رہا ہے۔ جس مسلم اخبار کو دیکھو اسی قسم کے بیانات سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ جس پرچہ کو پڑھو اسی قسم کی شکایات سے لبریز پاؤ گے۔ مگر اس نصیحت سے ہر اخبار خالی ہے۔ کہ سب باتوں کو چھوڑو۔ اور اس مصیبت اور دکھ درد کے وقت میں خدا کے حضور جھک جاؤ۔ نہ کسی لیڈر کے مونہہ سے یہ نکلتا ہے کہ تدبیروں سے پہلی تدبیر یہی ہے کہ آستانہ خداوندی پر گر پڑو۔ اور اس وقت تک نہ اٹھو جب تک تمہاری التجا قبول نہ ہو جائے۔ نہ خود ہماری مسلمان گورنمنٹ اس طرف توجہ دلاتی ہے۔ کہ مصیبت سے نکلنے کا صحیح راستہ یہی ہے۔ کہ ہر مسلم یکسر دعا بن جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا کو چھوڑ دینے اور اسے بھول جانے ہی کی وجہ سے یہ مصیبت ہم پر پڑی ہے۔ اور اب یہ اسی وقت دور ہو سکتی ہے۔ جب ہم خدا کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیں اور اسی کے ہو کر زندگی بسر کریں۔ برخلاف اس کے ہماری ناچ رنگ کی محفلیں اسی طرح قائم ہیں۔ ہمارے سینما اسی طرح کھلے ہیں۔ ہمارا عیش و عشرت کا بازار اسی طرح گرم ہے۔ ہم میں جھوٹ دغا بازی۔ فریب اور مکر کی اتنی ہی شدت ہے۔ دوسرے کا مال غصب کر لینے کے ہم اسی طرح شائق ہیں۔ آپس کی ہمدردی اور اخوت ہم میں مفقود ہے۔ بھائی بھائی کا دشمن ہو رہا ہے۔ ہر شخص دوسرے کا مال لوٹنے کی فکر میں ہے۔ دل سخت ہیں اور خون سفید۔ پھر آسمان سے بلائیں کیوں نہ نازل ہوں اور زمین سے مصائب کیوں نہ سر اٹھائیں۔ ان حقائق کی موجودگی میں ہمارا کیا حق ہے۔ کہ ہم شکائت کریں۔ یہ جو کچھ تباہی تم نے دیکھی تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی تھی ؎

مت کر د شکوہ مشیت کا خدا ظالم نہیں

بلکہ ظالم ہیں تمہاری اپنی بد اعمالیاں

نوع انسان نے خدا کو چھوڑ دیا۔ اور گدھوں کی طرح دنیا پر گر گئے ہیں۔ اس مردار کی ہڈیاں نوچ نوچ کر کھانی شروع کیں۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ اور اگر ہماری یہی حالت رہی۔ اور ہم نے اپنے میں تبدیلی پیدا نہ کی ع

ابھی اور ہونا ہے پامال باقی

کاش مسلمان اب بھی سمجھیں اور سوچیں کہ ان کے مصائب کا حقیقی علاج یہی ہے۔ کہ پہلے وہ خدا سے صلح کریں۔ اس کے حضور عاجزی مسکینی اور تذلل کے ساتھ گر جائیں۔ اور اس کے بعد پھر کوئی تدبیر کریں۔ ع

اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو غیر مطبوعہ

مکتوب

ہمیں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو غیر مطبوعہ خطوط موصول ہوئے ہیں جو حضور نے حضرت نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام رقم فرمائے تھے۔ یہ خطوط شکریہ کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ!

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں نے یہ التزام کر رکھا ہے کہ پنج وقت نماز میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اور میں یقین دل سے جانتا ہوں کہ یہ دعائیں بیکار نہیں جائیں گی ابتلاؤں سے کوئی انسان خالی نہیں ہوتا اپنے اپنے قدر کے موافق ابتلاء ضرور آتے ہیں۔ اور وہ تلخ زندگی بالکل طفلانہ زندگی ہے۔ جو ابتلاؤں سے خالی ہو ابتلاؤں سے آخر خدا تعالیٰ کا پتہ لگ جاتا ہے حوادث دہر کا پتہ ہو جاتا ہے اور صبر کے ذریعہ سے اجر عظیم ملتا ہے۔ اگر انسان کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ہو تو اس پر بھی ایمان ضرور ہوتا ہے۔ کہ وہ قادر خدا ابتلاؤں کے دور کرنے پر قدرت رکھتا ہے میرے خیال میں گو وہ تلخ زندگی جس کے قدم قدم میں خارستان مصائب و حوادث و مشکلات ہے با اوقات ایسی گراں گزرتی ہے۔ کہ انسان خودکشی کا ارادہ کرتا ہے۔ یا دل میں کہتا ہے کہ اگر میں اس سے پہلے مرجاتا تو بہتر تھا۔ مگر در حقیقت وہی زندگی خدا نما ہوتی ہے۔ اور وہی کے ذریعہ سے پکا اور کامل ایمان حاصل ہوتا ہے ایمان ایوب نبی کی طرح ہونا چاہئے کہ جب اس کی سب اولاد مر گئی اور تمام مال جاتا رہا تو اس نے نہایت صبر اور استقلال سے کہا کہ "میں ننگا آیا اور ننگا ہی جاؤں گا" پس اگر ہم دیکھیں تو یہ مال اور متاع جو انسان کو حاصل ہوتا ہے صرف خدا کی آزمائش ہے اگر انسان ابتلاء کے وقت خدا تعالےٰ کا دامن نہ چھوڑے تو آخر خدا اس کی دستگیری کرتا ہے خدا تعالیٰ درحقیقت موجود ہے اور درحقیقت وہ ایک مقرر وقت پر دعا کو قبول کر لیتا ہے اور سیلاب ہجوم غم سے رہائی بخشتا ہے پس قوی ایمان کے ساتھ اس پر بھروسہ رکھنا چاہئے۔ وہ دن آتے ہیں کہ یہ تمام ہجوم و غموم صرف ایک گزشتہ خواب ہو جائے گا۔ آپ جب تک مناسب سمجھیں لاہور میں رہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو جلد تر ان مشکلات سے رہائی بخشے آمین۔ ۔ ۔ ۔ ۔

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۱ء

(۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

جس قدر آپ کے لئے حصہ تکالیف اور تلخیوں کا مقدر ہے اس کا چکھنا ضروری ہے بعد اس کے یک دفعہ آپ دیکھیں گے کہ نہ وہ مشکلات ہیں اور نہ وہ دل کی حالت ہے اعمال صالح جو شرط دخول جنت ہیں دو قسم کے ہیں۔

اول وہ تکلیفات شرعیہ جو شریعت نبویہ میں بیان فرمائی گئی ہیں اور اگر کوئی ان کے ادا کرنے میں قاصر رہے یا بعض احکام کی بجا آوری میں قصور ہو جائے اور وہ نجات پانے کے پورے نمبر نہ لے سکے تو عنایت الٰہیہ نے ایک دوسری قسم بطور تتمہ اور تکملہ شریعت کے اس کیلئے مقرر کر دی ہے اور وہ یہ کہ اس پر کسی قدر مصائب ڈالی جاتی ہیں اور اس کو مشکلات میں پھنسایا جاتا ہے اور جس قدر کامیابی کے دروازے اس کی نگاہ میں ہیں سب کے سب بند کر دیئے جاتے ہیں۔ تب وہ تڑپتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ شاید میری زندگی کا یہ آخری وقت ہے۔ اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ اور کرو جاتی بھی اور کوئی جسمانی عوارض بھی اس کی جان کو تحلیل کرتے ہیں تب خدا کے کرم اور فضل عنایت کا وقت آجاتا ہے اور درد انگیز دعائیں اس کے فضل کے لئے بطور کنجی کے ہو جاتی ہیں۔ معرفت زیادہ کرنے اور نجات دینے کے لئے یہ خدا کے کام ہیں۔ مدت ہوئی ایک شخص کے لئے مجھے انہیں صفات الٰہیہ کے متعلق ۔ ۔ ۔ یہ الہام ہوا تھا

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنا دے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب قیامت کے دن اہل مصائب کو بڑے بڑے اجر ملیں گے تو جن لوگوں نے دنیا میں کوئی مصیبت نہیں دیکھی ہوگی وہ کہیں گے کہ کاش ہمارا تمام جسم دنیا میں قینچیوں سے کاٹا جاتا تا آج ہمیں بھی اجر ملتا۔ والسلام

خاکسار

مرزا غلام احمد عفی عنہٗ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ اول صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے مثلاً اس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینہ تک اچھی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے اور ہل چلانے سے اس کا جگر پھاڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین جو پتھر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تھی۔ سرمہ کی طرح پس جاتی ہے اور ہوا اس کو ادھر ۔ ۔ ادھر اڑاتی ہے اور پریشان کرتی رہتی ہے اور وہ بہت ہی خستہ اور شکستہ اور کمزور معلوم ہوتی ہے۔ اور ایک انجان سمجھتا ہے کہ کسان نے چنگی بھلی زمین کو خراب کر دیا اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی لیکن اس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا وہ خوب جانتا ہے کہ اس زمین کا اعلیٰ جوہر بجز اس درجہ کے محنت کے نمودار نہیں ہو سکتا

پس اسی طرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں۔ اور ہر یک طرح سے ان کی ذلت ظاہر ہوتی ہے۔ تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے

انوار الاسلام صفحہ ۵۱

انسپکٹران بیت المال توجہ کریں

جو انسپکٹر صاحبان بیت المال جماعت ہائے پاکستان کیطرف برائے وصولی چندہ دورہ پر بھجوائے گئے ہیں۔ ان کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی کہ روپیہ کی وصولی کے لئے وہ کیا کوشش کر رہے ہیں۔ اور نہ وہ خود چندہ لے کر آئے ہیں

لہذا تاکید کی جاتی ہے کہ جب یہ اعلان ان کی نظر سے گذرے وہ فوراً اپنی کارگذاری سے مطلع کریں۔ اور جو چندہ جمع ہو چکا ہو وہ خود لا کر خزانہ مرکز لاہور میں جمع کرائیں۔ والسلام

(ناظر بیت المال پاکستان لاہور)

سید اصغر علی صاحب دیہاتی مبلغ

کے متعلق ضروری اعلان

سید اصغر علی صاحب دیہاتی مبلغ جہاں کہیں بھی ہوں وہ فوراً یہ اعلان پڑھتے ہی صدر انجمن احمدیہ مرکز پاکستان جودھامل بلڈنگ لاہور میں حاضر ہو جائیں۔ دفتر بیت المال کو ان کی خدمات کی فوری ضرورت ہے اور اگر کسی دوسرے دوست کو ان کا علم ہو۔ تو ان کو اطلاع کر دیں۔ والسلام

ناظر بیت المال

تعلیم الاسلام ہائی سکول

چند روز تک لاہور میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کھولے جانے کا انتظام ہو رہا ہے سکول کھولنے کی تاریخ معین ہونے پر عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ تا اساتذہ اور طلباء لاہور پہنچ جاویں

عبدالرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت جودھامل بلڈنگ لاہور

الفضل کا چندہ

بقایادار اصحاب الفضل کا چندہ جلد ارسال کریں بصورت دیگر ان کے نام وی پی کئے جائیں گے

چندہ ارسال کرنے کے لئے پتہ

مینجر الفضل لاہور

اگر کسی جگہ سے بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیجا جا سکے تو بوساطت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ

عزم واستقلال

(از جناب اعجاز نصر اللہ خاں صاحب عثمانی بی۔ اے واقف زندگی)

تاریخ کے اوراق ہمیں بعض ایسے اسباق دیتے ہیں جو ہمیشہ کے لئے ہمارے قدموں کو صحیح راستوں پر ڈالنے کے لئے مشعلِ راہ کا کام دے سکتے ہیں۔ ان سبقوں میں سے ایک سبق عزم و استقلال کی کامیابی کا بھی ہے۔ تاریخ کے اوراق الٹتے چلے جایئے۔ آپ ہزار ہا ایسے واقعات دیکھیں گے کہ پست سے پست حالت والے لوگوں نے بھی جب عزم سے کام لیا اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے تمام قسم کی تکالیف کو استقلال سے برداشت کیا۔ تو وہ لوگ کامیابی کی منازل کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ عزت نے ان کے قدم چومے اور کامرانی نے ان کے سر پر آبرو کا تاج رکھا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے زمانے میں اپنی عزت قائم کی بلکہ آیندہ آنے والی نسلوں کے لئے بھی وہ نمونہ اور وہ نام چھوڑ گئے۔ جن کو وہ فخر سے یاد یاد کریں۔ تاریخ عالم میں ایسے واقعات کی کمی نہیں جو شخص اپنے خلاف طاقتوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھا وہ ہمیشہ کے لئے گوشۂ گمنامی کا شکار ہو گیا۔ مگر اس کے مقابلے میں جس نے عزم و استقلال سے کام لیا۔ وہ بڑھتا چلا گیا۔ اور آسمان زیست پر اپنا نام ایک درخشندہ ستارے کی طرح چھوڑ گیا۔ جس کی لو سے آیندہ آنے والے بھی اپنا راستہ ڈھونڈھ سکیں۔ زندگی کی منازل کو کامیابی سے طے کرنے والوں کا راستہ آسان نہیں ہوتا۔ ان کے راستہ میں بہت سی پر خار وادیاں ہوتی ہیں۔ مگر جو ایک کانٹے کا چبھنا بھی برداشت نہیں کر سکتے وہ کبھی بھی منزل کامران تک نہیں پہنچا کرتا دنیا میں کامیابی ہمیشہ انہی کو ہوتی ہے جو بلند عزائم کے مالک ہوں اور اپنے عزائم کو پورا کرنے کے لئے استقلال سے کام لیں جو شخص ذرا سی تکلیف کے آنے پر یہ سمجھ بیٹھے کہ اب اس کے لئے ترقی کی تمام راہیں مسدود ہو چکی ہیں۔ وہ کبھی بھی بلندیوں تک نہیں پہنچا کرتا۔ ناکامیاں بھی انسانوں ہی کو ہوا کرتی ہیں۔ مگر ان ناکامیوں کو کامیابیوں میں تبدیل کرنا بھی انہی کے ہاتھ ہوتا ہے جو اپنا کھیت بونے کے لئے کسی اور کا دست نگر ہو اس کا کھیت کاٹنے کے وقت بھی اور ہی موجود ہوتے ہیں۔ مگر جو اپنا کھیت خود بوتا ہے اور خود محنت کرتا ہے تو اس کا پھل بھی وہ خود ہی کھاتا ہے۔

سکندر جس کو آج دنیا سکندر اعظم کے نام سے پکارتی ہے اور لوگ اس سے بہادری کا سبق حاصل کرتے ہیں۔ ایک معمولی ریاست کے مالک کا لڑکا تھا۔ مگر اس نے عزم کیا دنیا کو فتح کرنے کا۔ ان کا یہ عزم بہت بلند تھا۔ دنیا میں ایسی ایسی حکومتیں تھیں جو اس سے بیسیوں گنا زیادہ طاقت کی مالک تھیں مگر کیا ان کی جاہ و حشمت دیکھ کر اس کے ارادے میں کمزوری پیدا ہوئی؟ کیا ان کی طاقت سے اس کے پائے استقلال میں لغزش آئی؟ نہیں بلکہ اس نے اپنے اس عزم بلند کو پورا کرنے کے لئے استقلال سے کام لیا اور آخر وہ ان تمام طاقتوں کو نیچا دکھانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور آج تک دنیا اس کا نام عزت سے لیتی ہے۔ اگر وہ اپنی مدمقابل حکومتوں سے مرعوب ہو جاتے اگر وہ بلند پہاڑوں کی چوٹیوں کو دیکھ کر انہیں عبور کرنے کا خیال چھوڑ دیتا تو آج دنیا میں اس کا نام مٹ چکا ہوتا۔ اس کا نام آج تک زندہ ہے تو کس وجہ سے۔ اسی وجہ سے کہ اس نے عزم و استقلال کی وہ مثال قائم کی جو کبھی دنیا کو بھول نہیں سکتی۔

بابر جو خاندان مغلیہ کا پہلا تاجدار تھا بچپن میں اس کی تمام سلطنت دشمنوں کے ہاتھ میں چلی گئی وہ ابھی بچہ ہی تھا مگر کیا وہ اس آفت سے گھبرا گیا اس نے اپنی سلطنت کے واپس لینے کا عزم کیا۔ کئی دفعہ اسے ناکامیاں ہوئیں مگر اس کے استقلال میں فرق نہ آیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ایک ایسی سلطنت قائم کی جس کی شان و شوکت آج تک لوگوں میں عزت کے ساتھ یاد کی جاتی ہے اگر وہ اپنی حالت دیکھ کر گھبرا جاتا تو آج اس کا نام بھی دنیا کے جلیل القدر انسانوں میں نہ ہوتا۔ مگر یہ اس کا عزم و استقلال تھا۔ جنہوں نے اس کے نام کو بنا دیا۔

رابرٹ بروس سکاٹ لینڈ کا ایک مشہور بادشاہ تھا۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ ایک دفعہ وہ دشمن سے بھاگ کر ایک غار میں چھپا بیٹھا تھا۔ اور اس کے دل پر ایک ناامیدی سی طاری تھی۔ کہ اس نے ایک مکڑی کو دیکھا۔ جو غار کی دیوار کے ساتھ اوپر چڑھتی تھی۔ مگر جب ذرا اوپر ہو جاتی تو گر پڑتی وہ گرنے کے بعد ناامید نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ پھر چڑھنا شروع کرتی تھی اور پھر گر پڑتی تھی۔ اسی طرح نو دفعہ اس مکڑی نے کوشش کی اور آخری دسویں دفعہ وہ چھت تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئی رابرٹ بروس نے جو اس وقت اپنی کامیابی سے ناامید ہو چکا تھا اس واقعہ کو دیکھ کر سبق حاصل کیا۔ اور سوچا کہ اگر ایک مکڑی استقلال سے کام لے کر کامیاب ہو سکتی ہے تو میں کیوں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ اس نے بار بار کوشش کی اور آخر اپنی سلطنت واپس لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اگر وہ اس وقت ہمت ہار بیٹھتا تو آج دنیا میں کسی انسان کو یہ معلوم بھی نہ ہوتا کہ رابرٹ بروس بھی کوئی انسان تھا۔

موجودہ جنگ عظیم نے ہمیں ایک دفعہ پھر بتلا دیا کہ عزم و استقلال کی قوتوں کے سامنے دنیا کی کوئی طاقت نہیں ٹھہر سکتی جرمنی کے پاس قوت تھی وہ انگریزوں کو مسل سکتا تھا۔ مگر اتحادیوں کو جس چیز نے کامیاب کروایا وہ وہی پرانا ہتھیار عزم و استقلال تھا۔

اس جنگ کے بعد ایک قصہ عام طور پر انگلستان میں مشہور ہو گیا کہ جب پیرس کا شہر جرمنی نے فتح کر لیا تو ہٹلر نے چرچل کو ایک ملاقات کے لئے فرانس بلایا۔ جب مسٹر چرچل وہاں پہنچے تو ہٹلر نے ان سے ایک دستاویز پر دستخط کرنے کو کہا۔ جس میں لکھا تھا کہ انگلستان جنگ ہار گیا ہے۔ مسٹر چرچل نے اس دستاویز پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ ابھی ہم جنگ نہیں ہارے۔ مگر آؤ ہم ایک اور ذریعہ سے فیصلہ کر لیں اور وہ یہ کہ سامنے والے تالاب میں سے جو شخص اس جانور کو جو اس میں تیر رہا ہے پکڑ لے وہ جنگ جیتا۔ ہٹلر نے کہا منظور ہے اور فوراً اپنے ریوالور سے اس جانور پر گولیاں برسانی شروع کیں مگر پانی کی وجہ سے کوئی نشانہ ٹھیک نہ بیٹھا اور آخر ہٹلر نے مجبور ہو کر مسولینی کو کہا کہ تم اچھے تیراک ہو۔ تم اس تالاب میں چھلانگ لگا کر جانور کو پکڑنے کی کوشش کرو مسولینی نے ایسا ہی کیا۔ مگر ہر دفعہ وہ جانور اس کے ہاتھ سے پھسل جاتا۔ آخر وہ بھی ناکام لوٹا جب مسٹر چرچل کی باری آئی۔ تو انہوں نے اپنا چارکا چمچہ تالاب میں ڈالا اور اس میں پانی بھر کر باہر پھینک دیا۔ پھر دوسری دفعہ یہی کیا۔ پھر تیسری دفعہ اور پھر لگاتار ایسا ہی کرتے چلے گئے آخر ہٹلر نے تنگ آ کر پوچھا کہ یہ کیا حرکت ہے؟ جس کے جواب میں مسٹر چرچل نے کہا کہ اگرچہ اس وقت ہم کمزور نظر آتے ہیں۔ مگر استقلال سے ہم جنگ جیت جائیں گے آخر یہ تالاب ختم ہو جائے گا اور یہ جانور پکڑ لیا جائے گا۔ اور آخر ایسا ہی ہوا۔ جرمنی جو اپنے زعم میں دنیا کا مالک بن چکا تھا اسے عزم و استقلال کی طاقتوں کے سامنے گردن جھکانا پڑی اور یہ طاقتیں ایک دفعہ پھر کامیاب ہو گئیں

یہ جتنے واقعات بھی میں عرض کر چکا ہوں سب یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ دنیاوی طاقتوں کو آخر عزم و استقلال کے سامنے جھکنا پڑتا ہے پھر آج ہمارے عزم کا اور ہماری مستقل مزاجی کا امتحان ہے اگر ہم بلند عزائم اور استقلال سے کام لیں گے۔ تو ہم یقیناً کامیاب ہوں گے۔

سکندر کے ساتھ خدا کا کوئی وعدہ نہیں تھا۔ بابر کے پاس خدا کی کوئی بشارت نہ تھی رابرٹ بروس کے پاس خدا کی تائید کی کوئی خبر نہ تھی۔ اور چرچل کو خدا تعالیٰ نے اپنی مدد کا وعدہ نہ دیا تھا۔ مگر باوجود اس کے یہ کامیاب ہوئے کیونکہ انہوں نے عزم اور استقلال سے کام لیا۔ اگر یہ لوگ جن کے ساتھ خدائی وعدے نہ تھے۔ اس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ہم جن کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں جن کو خدا نے اپنی مدد کا یقین دلایا ہے جن کے پاس ہزار ہا بشارتیں الٰہی تائید کی موجود ہیں۔ ہم کامیابی کیوں حاصل نہیں کر سکتے ہماری کامیابی یقینی ہے مگر ضرورت ہے عزم بلند کی اور اس عزم کو پورا کرنے کے لئے استقلال کی اگر ہم بھی آج انہیں قوتوں سے کام لیں تو خدا تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے کے وقت کو قریب سے قریب تر لا سکتے ہیں اگر وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ نے کوئی وعدہ نہ دیا تھا اس طرح کامیابی حاصل کر سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ کو آپ سے زیادہ کوئی عزیز نہیں۔ مگر آپ بھی اس کے عزیزوں کے سے اعمال سے کام لیں۔ آپ کی کامیابی یقینی ہے مگر آپ بھی اپنے اعمال ایسے بنائیں۔ کہ آپ ان انعاموں کے حقدار ہوں جو خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مقرر فرما دیئے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اعمال نیک بجا لانے اور اپنے دین کی بیش از بیش خدمت کرنے اور استقلال سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

عرب فوجوں کی طرف سے فلسطین کی طرف پیشقدمی

برطانیہ پر اس کا ردِعمل

بیرت ۱۰ اکتوبر معلوم ہوا ہے مصر شام اور لبنان کی فوجوں نے فلسطین کی سرحدوں کی طرف پیشقدمی شروع کر دی ہے۔ یہ پیشقدمی عرب لیگ کے اس فیصلہ کے نتیجہ میں کی گئی ہے کہ فلسطین سے برطانوی اقتدار کے خاتمہ کی صورت میں اعراب فلسطین کو ہر ممکن اخلاقی۔ اقتصادی اور فوجی مدد دی جائے۔ اس سلسلے میں عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عظام پاشا نے بتایا کہ سابق برطانوی فوجی افسروں نے عربوں کی طرف سے لڑنے کی پیشکش کی ہے

برطانوی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس اقدام کے متعلق برطانیہ کے ردعمل کا ذکر کیا اور کہا عرب فوجوں کی پیشقدمی سے برطانیہ کے اس اعلان پر کوئی اثر نہیں ہوگا جس میں بتایا گیا تھا کہ اگر اتحادی جمعیت اقوام مسئلہ فلسطین کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہ کرا سکی تو برطانیہ فلسطین کو خیرباد کہہ دے گا۔ سرکاری ترجمان نے توقع ظاہر کی ہے کہ اعراب فلسطین اور یہود میں ضرور کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائیگا۔ یہودی ایجنسی نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ سردست عرب ممالک کوئی جارحانہ کارروائی نہ کریں گے۔

کشمیر اسمبلی میں مسلم کانفرنس کی تحریک مذمت

صدر کی طرف سے بے ضابطہ قرار دیدی گئی

سرینگر ۹ اکتوبر مسلم کانفرنس کے رکن خواجہ عبدالغنی نے کشمیر کی ریاستی اسمبلی میں یہ تحریک پیش کرنے کا نوٹس دیا تھا کہ حکومت ان لوگوں سے نہایت سختی کا سلوک کر رہی ہے جو کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ ہندوستان سے الحاق کے حامی ہیں انہیں ریاستی حکومت نے پوری آزادی دے رکھی ہے۔ صدر اسمبلی نے یہ تحریک پیش کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس کے علاوہ دو اور تحریکیں بھی صدر نے خلاف قاعدہ قرار دیدی ہیں۔ ان تحریکوں میں اس امر کی مذمت کی گئی تھی کہ ریاستی فوج کے کلیدی عہدوں سے مسلمان افسروں کو تدریجاً برطرف کیا جا رہا ہے اور اخبار کشمیر ٹائمز پر ناواجب پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مہاراجہ کشمیر نے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا ہے۔

غیر مسلموں کی طرف سے پاکستان میں رہنے کا فیصلہ

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کے کانگرسی رکن مسٹر اوتار نرائن نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر غضنفر علی خاں وزیر خوراک پاکستان کی مساعی کے نتیجہ میں چکوال اور پنڈ دادنخاں کی تحصیلوں کے بیس ہزار غیر مسلموں نے اپنے دیہات میں بدستور رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ انہیں مشرقی پنجاب پہنچانے کے سلسلے میں جن گاڑیوں کا انتظام کیا جا رہا تھا انہیں روک لیا گیا ہے۔

وزیر اعظم سرحد کا اعلان

پشاور ۱۰ اکتوبر۔ آج وزیر اعظم صوبہ سرحد نے ایک پریس کانفرنس میں ایک اعلان کیا

اعلان میں سیاسی اور غیر سیاسی اسیروں کا امتیاز ختم کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آئندہ تمام اسیر غیر سیاسی متصور ہونگے۔ صوبہ کا امن معرض خطر میں ڈالنا ایک بھیانک جرم خیال کیا جائے گا اور مجرمین کو صوبہ سے نکالا جا سکے گا۔

خان عبدالقیوم خاں نے بتایا کہ صوبائی حکومت خان عبدالغفار خاں اور ان کے حواریوں کی سیاسی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کر رہی ہے۔ جو حکومت پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے قبائلی علاقہ میں ہندو سرمایہ بھیج رہے ہیں۔ پاکستان کے دشمنوں کو خلاف امن سرگرمیاں جاری رکھنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ آئندہ ایسی سرگرمیوں کا پوری قوت سے سدباب کیا جائیگا

حکومت پاکستان کی طرف سے فقیر آف ایپی کی معافی کے فیصلہ کی وضاحت کرتے ہوئے خان عبدالقیوم نے کہا حکومت پاکستان نے قبائلی علاقہ کے لئے نئی پالیسی کا آغاز کیا ہے۔ یہ پالیسی مساوات اور اخوت پر مبنی ہوگی فقیر آف ایپی کے خلاف برطانوی حکومت نے جو الزامات عائد کر رکھے تھے ان سے فقیر صاحب کی بریت کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انہیں پاکستان میں ہر جگہ قیام فرمانے کی اجازت ہوگی۔

سرحدی گاؤں میں ایک اور حملہ

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی سرحدی پولیس کو آج پھر ایک مسلح سکھ جتھے کا قصور سب ڈویژن میں مقابلہ کرنا پڑا۔ حملہ آور تعداد میں ساٹھ تھے جن میں باوردی آدمی بھی تھے۔ ان کے پاس دو برین گنیں اور اٹھارہ رائفلیں تھیں۔ اپنی برین گنوں کو دو جدا ٹیلوں پر نصب کر کے انہوں نے مسلم دیہاتیوں پر جو اپنے کھیتوں میں کام کر رہے تھے۔ گولیاں برسانی شروع کیں۔ قریبی چوکی کی پولیس فوراً امداد کو پہنچ گئی اور حملہ آوروں کا مقابلہ شروع کر دیا جس سے کئی مارے گئے اور باقی بھاگ گئے۔

کشمیر کی تمام جماعتوں کو متحد کیا جائے

سری نگر ۱۰ اکتوبر۔ کشمیر سوشلسٹ پارٹی کے جنرل سیکرٹری نے ایک بیان میں تجویز کیا ہے۔ کہ ان تمام جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل جو کشمیر کے پاکستان سے الحاق کی حامی ہیں۔ ایک تنظیم قائم کی جائے

بنکوں کے روپیہ کا تبادلہ

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان اس مسئلہ پر غور و خوض کر رہی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے پناہ گزینوں کا روپیہ بنکوں سے نکلوا کر انہیں دلایا جائے۔ ڈاک خانوں کے روپے اور نیشنل سیونگ سرٹفکیٹوں کو بھی پناہ گزینوں کے حوالے کرایا جائیگا۔ حکومت پاکستان بھی اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے

مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کا تخلیہ

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ حکومت ہندوستان کا ایک اعلان مظہر ہے کہ مشرقی پنجاب سے مسلمان پناہ گزینوں کو گاڑیوں اور لاریوں میں پاکستان بھیجا جا رہا ہے ۸ اکتوبر کو دس ہزار مسلمان گاڑی میں اور پانچ ہزار لاریوں میں پاکستان بھیجے گئے۔

ایک عارضی مجسٹریٹ معطل کر دیا گیا

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ آج ایک عارضی مجسٹریٹ کو ایک غیر مسلم کی دکان ناجائز طور پر کھلوانے کے جرم میں معطل کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اور مجسٹریٹ کے متعلق بھی تفتیش ہو رہی ہے

چاول کے بیوپار کے خواہشمندوں کیلئے موقعہ

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لاہور، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، سیالکوٹ، گجرات، منٹگمری اور لائلپور کی چونیاں تحصیل کے چاول کے بیوپاری اور چاول کی چکیوں کے مالک ہندوستان چلے گئے ہیں اس وجہ سے بہت سی چکیاں بیکار پڑی ہیں۔ جنہیں حکومت اپنے قبضہ میں کر کے موزوں آدمیوں کو جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں دینا چاہتی ہے۔ اس لئے تمام وہ لوگ جو اس بیوپار کا تجربہ رکھتے ہوں اور یہ کام شروع کرنا چاہتے ہوں۔ فوراً مندرجہ اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں سے ملیں۔

لارڈ مونٹ بیٹن لاہور آ رہے ہیں

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ مشترکہ دفاعی کونسل کا ایک اجلاس خاص آئندہ جمعرات کے روز لاہور میں منعقد ہوگا۔ لارڈ مونٹ بیٹن گورنر جنرل ہندوستان اجلاس کی صدارت کے فرائض انجام دیں گے۔

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ انڈیا گورنمنٹ کی ایمرجنسی کمیٹی نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کے دونوں ڈومینیوں سے پناہ گزینوں کے تخلیہ کا کام ۱۵ نومبر ۱۹۴۷ء تک ختم کر لیا جائے۔

سر محمد ظفر اللہ خان کی تقریر سے سکتے کا عالم طاری ہو گیا

رائٹر کے نامہ نگار کا بیان

لیک سکس ۱۰ اکتوبر۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار کا بیان ہے کہ اقوام متحدہ کی جو کمیٹی مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اس میں پاکستانی وفد کے راہنما سر محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر کے بعد ایک تعطل پیدا ہو گیا ہے۔ اکثر ممبران پر سکتے کا عالم طاری ہے اور وہ اس سلسلے میں اظہار خیالات کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ امریکہ کا نمائندہ اس وقت تک رائے زنی کرنے پر آمادہ نہیں ہے جب تک کہ صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین اور وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل اس مسئلہ کا کوئی موزوں حل تلاش نہیں کر لیتے روسی نمائندے نے بھی اب تک اپنی روش کا اظہار نہیں کیا۔ کل کی بحث میں کمیٹی کے صدر ڈاکٹر ہربرٹ (آسٹریلیا) نے اس وقت بہت پریشانی کا اظہار کیا جب بحث مقررہ وقت سے بہت پہلے ہی آخری مرحلہ تک پہنچ گئی اور امریکن نمائندے نے بول خاموشی اختیار کر لی کہ گویا اس کی زبان گنگ ہو گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس سے پہلے اقوام متحدہ کے اجلاسوں میں اس قسم کے واقعہ کی کوئی نظیر نہیں ملتی اس موقعہ پر پاکستانی نمائندہ نے یہ مشورہ دیا کہ چونکہ بعض سرکردہ ممبر تقریر کرنے سے واضح طور پر ہچکچا رہے ہیں اس لئے عام بحث بند کر دی جائے۔

جب سر محمد ظفر اللہ خاں تقریر کر رہے تھے تو عرب نمائندوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ تقریر کے خاتمے پر عرب نمائندوں نے آپ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا یہ ایک بہترین اور شاندار تقریر تھی۔ ایک انگریز نمائندے نے سر محمد ظفر اللہ خاں کو یہ پیغام بھیجا کہ مجھے اپنی شاندار تقریر کی نقل بھیجئے میں غور کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں۔

ریاست کشمیر فی الحال کسی یونین میں شامل نہیں ہوگی

اگست اور ستمبر میں مغربی پنجاب کی پولیس نے ۳۴ رائفلیں ایک برین گن ۲ سٹین گنیں ۱۶۵ بندوقیں ۱۵ پستول ۱۶ ریوالور ۱۸ دستی بم ۶۵ بم چار ہزار کارتوس اور ہزاروں تیز دھار آلات برآمد کئے

ملک فیروز خاں نون کا بیان

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن ملک فیروز خاں نون نے اورینٹ پریس کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ حکومتوں کو نت نئے آرڈیننسوں سے اور ڈکٹیٹرانہ پالیسی سے گریز کرنی چاہئے اور حتی المقدور جمہوری اصولوں پر کاربند رہنا چاہئے۔ اگر اسمبلی کا باقاعدہ اجلاس نہ بھی بلایا جا سکے پھر بھی عوام کے منتخبہ نمائندوں کے مشورے کے بغیر کوئی آرڈیننس نافذ نہیں کرنا چاہئے۔ مثال کے طور پر آپ نے علاقہ تھل کے زمینداروں کی پچاس فیصدی اراضی پر قبضہ کرنے والی تجویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس سے متعلق ارکان اسمبلی سے قطعاً کوئی مشورہ نہیں لیا گیا۔ اس کے بعد آپ نے مشرقی پنجاب میں مسلمانوں

رہتک میں مشرقی پنجاب کے وزراء کی کانفرنس

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم اور وزراء کی ایک کانفرنس رہتک میں منعقد ہوگی جس میں رہتک ڈویژن کی صورت حالات پر بحث و تمحیص ہوگی۔ مشرقی پنجاب کے گورنر سر ترویدی، کمشنر اور ڈویژن کے تمام ڈپٹی کمشنروں کی شمولیت کی توقع ہے۔

٭ کی چھوڑی ہوئی جائدادوں کے متعلق حکومت سے ایک زیر تجویز آرڈیننس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مغربی پنجاب میں ایسا کوئی آرڈیننس نہ بنایا جائے تاوقتیکہ ہندوستان کی حکومت مسلمان پناہ گزینوں کے لئے ایسا ہی قانون وضع نہ کرے۔

لائبریریوں کے تحفظ کے لئے مسٹر بخاری کا تقرر

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ گورنمنٹ کالج کے پرنسپل مسٹر اے ایس بخاری کو پبلک اور پرائیویٹ لائبریریوں کا چارج لینے کے لئے مقرر فرمایا ہے۔ بخاری صاحب کے تقرر سے اس بات کا یقین ہو چلا ہے کہ اب وہ ہزاروں کتابیں جن کے متعلق احتمال تھا کہ وہ تلف اور ضائع ہو جائیں گی محفوظ ہو جائیں گے۔

بخاری صاحب نے انٹرویو دیتے ہوئے یہ امید ظاہر کی ہے کہ عوام کتب فراہم کرنے کے سلسلے میں ان سے کماحقہ تعاون کریں گے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ وہ لوگ جو اس سلسلے میں کچھ معلومات بہم پہنچانا چاہیں۔ وہ مجھے میرے کالج کے دفتر میں فون کریں۔

مسٹر گاندھی ابھی پنجاب نہیں آئیں گے

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر گاندھی نے اپنا مغربی پنجاب کے فساد زدہ علاقوں کا مجوزہ دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ مسٹر حسین شہید سہروردی جو کراچی سے بدھ کو روانہ ہوگئے تھے۔ بہت جلد لاہور پہنچ جائیں گے۔ اور لاہور آکر مسٹر گاندھی کی نصیحت عوام تک پہنچائیں گے۔

مسٹر محمد اسمٰعیل خاں وائس چانسلر بنا دئیے گئے

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ مسٹر ذاکر حسین کی جگہ مسٹر محمد اسمٰعیل خاں کو علی گڑھ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ مسٹر زاہد حسین وائس چانسلر شپ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

میں یہاں ہندوستان یونین میں شمولیت کی بات چیت کرنے کیلئے نہیں آیا

کشمیر کے نائب وزیر اعظم مسٹر بترہ کی تصریحات

نئی دہلی ۱۱ اکتوبر۔ ریاست کشمیر نائب وزیر اعظم مسٹر آر ایل بترہ نے آج ایک انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ مسلسل غور و فکر اور انتہائی صعوبتوں کے بعد ریاست نے غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب ماحول اپنے اصل توازن پر آ جائیگا پھر ریاست کوئی فیصلہ کریگی کہ وہ کس یونین میں شامل ہو۔ آپ نے کہا کہ ریاست نے ایک لاکھ مسلمانوں کو جو گورداسپور سے آئے تھے اپنے ہاں پناہ دی۔ انہیں خوراک اور کپڑے مہیا کئے اور حکومت کی طرف سے اُن کے تمام اخراجات برداشت کئے اسی طرح ریاست نے سیالکوٹ سے آنے والے غیر مسلم پناہ گزینوں کو اپنے ہاں پناہ دی اور اُن کی ہر ممکن اعانت کی لیکن افسوس کہ ہماری خدمات کو سراہا نہیں گیا بلکہ پاکستان نے مختلف طریقوں سے ہمیں ڈرایا دھمکایا ہے۔ پٹرول کے معاملے میں گو پاکستان سے معاہدہ ہو چکا ہے لیکن پاکستان نے ماہی کوٹہ تین لاکھ ۸۰ ہزار گیلن سپلائی نہیں کیا۔ مسٹر بترہ نے کہا یہ غلط ہے کہ میں دہلی میں ہندوستان یونین میں شمولیت کے متعلق گفتگو کرنے کیلئے (ص ۲۲)

جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد مسلمانوں کا حکومت ہندوستان سے وفاداری کا عہد

دہلی کی صورت حالات

دہلی ۱۱ اکتوبر۔ موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ نرپلا کے مسلم پناہ گزین اپنے گھروں میں واپس آ رہے ہیں نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں مسلمانوں نے ہندوستان یونین سے وفاداری کا عہد کیا اور کہا کہ وہ دو قوموں کی تھیوری کے قائل نہیں ہیں۔ قاضی حوض میں پولیس نے ایک خالی مکان سے دو دیسی ساخت کے بم برآمد کئے۔ صدر بازار میں ہر احافظ والا کے قریب موٹر سائیکل پر سوار دو آدمیوں پر حملہ کیا گیا اس سلسلے میں چار گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ صدر بازار میں دو قوموں کے گروہوں میں پولیس کے بروقت پہنچنے کی وجہ سے فساد ہوتے ہوتے رک گیا۔

ص ۲۲ آیا ہوں بلکہ "یہ بالکل غلط ہے"۔ میں تو معاہدے سے متعلقہ امور پر گفتگو کیلئے آیا ہوں کیونکہ ریاست کی غذا اور کپڑے کا انحصار ہندوستان پر اور تار برقی مواصلات اور پٹرول کا انحصار پاکستان پر ہے۔

سرحد کی خبریں

پشاور ۱۰ اکتوبر۔ خیبر ایجنسی کے قبائلیوں نے قائد اعظم ریلیف فنڈ میں سات ہزار روپیہ بطور چندہ دیا ہے۔

پشاور کے ڈپٹی کمشنر نے سٹی مسلم لیگ کے صدر کو مشورہ دیا ہے کہ وہ نیشنل گارڈز کے رضاکاروں کو ہدایت کر دیں کہ وہ غیر مسلموں کی چھوڑی ہوئی جائیدادوں پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کریں۔ نہ کسی مکان اور دوکان پر قبضہ جمائیں جو ہندو یا سکھ یہاں رہ کر اپنا کاروبار وغیرہ جاری رکھنا چاہیں۔ ان کی راہ میں حائل نہ ہوں۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مردان نے ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت چار سے زیادہ افراد کا ایک جگہ جمع ہونا۔ ہتھیار اٹھا کر چلنا۔ نعرے لگانا۔ افواہیں پھیلانا ممنوع قرار دے دیا ہے۔

بلقان کمیشن سے روس کا بائیکاٹ

لیک سکس رنیو یارک ۱۰ اکتوبر۔ سوویٹ کے مندوب نے جمعیت اقوام متحدہ کی پولیٹیکل کمیٹی ۲۳

شیرنی کو گولی سے اڑا دیا گیا

نئی دہلی ۱۰ اکتوبر۔ گذشتہ فسادات میں ایک سرکس والے نے ایک شیرنی پنجرے میں بند کر رکھی تھی۔ یہ شیرنی مسروقہ مواشی کا پتہ لگانے والی پارٹی کے ہاتھ لگ گئی۔ اسے وہاں سے منتقل کر کے ایس پی سی اے میں لایا گیا۔ اور مقامی اخباروں کے ذریعے اعلان کرا دیا گیا کہ جو کوئی اسے رکھنا چاہیگا اسے دیدی جائے گی لیکن کوئی اسے لینے کے لئے نہ آیا۔ دو چار دن اس کا گذارہ گھوڑوں پر ہوتا رہا لیکن بالآخر حکام نے سوچا کہ یہ سودا مہنگا پڑے گا۔ ناچار یہی فیصلہ ٹھہرا کہ اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

۲۳ کی نوٹس پر تعمیل کرائی ہے کہ سوویٹ روس جمعیت متحدہ کے مجوزہ بلقان کمیشن کا بائیکاٹ کرے گا۔ اور اس کا اس کے انتخاب سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہوگا۔

قادیان کی صورت حالات

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ سیکرٹری انجمن انصار المسلمین اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان سے ابھی تقریباً چار ہزار عورتوں اور بچوں کو فوراً نکالنے کی ضرورت ہے یہ سب ایک نہایت تنگ جگہ میں جمع ہیں جہاں صفائی وغیرہ کا انتظام نہایت ناتسلی بخش ہے۔ خوراک کی قلت کے باعث بھی سخت تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اُس علاقے کی پاکٹ کے باشندوں نے جن میں اکثریت حضرت امام جماعت احمدیہ کے خاندان کے افراد کی ہے شاندار فراخدلی کا نمونہ دکھایا ہے۔ انہوں نے اپنا ہر قسم کا سامان مقامی پناہ گزینوں کے کھانے پینے اور پہننے کے لئے رضاکارانہ طور پر پیش کر دیا ہے۔ جن کو مجبوراً اپنا سب کچھ چھوڑ کر شہر کے پرانے حصہ میں پناہ لینا پڑی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ کرفیو اٹھا دیا گیا ہے۔ لیکن قادیان کی دونوں پاکٹوں کے درمیان آمد و رفت ۲۴

مغربی پنجاب پولیس کی سرگرمیاں

لاہور ۱۰ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے گذشتہ دو مہینوں (اگست و ستمبر) میں بغیر لائسنس کے جو اسلحہ اور آتشیں مادہ برآمد کیا ہے اُس کے متعلق صحیح اعداد و شمار مہیا ہو گئے ہیں اور وہ درج ذیل ہیں۔

۳۴ رائفلیں، ایک برین گن، ۲ سٹین گنیں، ۱۶۵ بندوقیں، ۱۵ پستول، ۱۶ ریوالور، ۱۸ دستی بم، ۶۵ بم اور ۴۰۰۰ کارتوس۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں تیز دھار آلات کثیر مقدار آتشیں مادے کی برآمد کی گئی ہے۔

۲۴ ابھی تک انتہائی خطرناک ہے۔ کیونکہ پولیس کی امداد سے مقامی سکھوں کی طرف سے فائر وغیرہ ہوتے رہتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب رقمطراز ہیں کہ مقامی پولیس کی کارروائیوں کے باوجود قادیان میں محصور مسلمانوں کے حوصلے ابھی تک بڑے بلند ہیں۔ اور ان کے پائے استقامت میں ذرہ بھر لغزش نہیں آ سکتی۔